ورخص لهم اذا وقع العید یوم الجمعة ان یجتزوا بصلوٰة العید عن حضور الجمعة (زاد المعاد)

لیکن رخصت ان کے لیے ہے جنھوں نے نماز عید ادا کی ہو، دوسرے کے لیے اجازت نہیں ہے۔

والحدیث دلیل علی ان صلوٰة الجمعة بعد صلوٰة العید تصیر رخصته یجوز فعلها وترکها، وھو خاص بمن صلی العید دون من لم یصلها (عون المعبود)

امام ابوالحسن محمد بن عبدالهادی حنفی نزیل مدینہ منورہ متوفی ۱۱۳۹ھ فرماتے ہیں کہ حدیث سے ایسا ہی ثابت ہوتا ہے، ہاں حنفی مذہب اس کا مخالف ہے مگر حدیث کہتی ہے کہ جمعہ ساقط ہو جاتا ہے۔

فیه انه یجزی حضور العید عن حضور الجمعة لکن لا یسقط به الظهر ...

ومذهب علمائنا لزوم الحضور للجمعة ولا یخفی ان احادیث دالة علی سقوط لزوم حضور الجمعة (الی شیبة السندهی علی النسائی)

بالخصوص دیہاتیوں کے لیے تو حنفی بھی یہی کہتے ہیں کہ جمعہ کی فرضیت ان سے ساقط ہو جاتی ہے۔

وانما رخص عثمان فی الجمعة لاهل العالیة لانهم لیسوا من اهل المصر وهو قول ابی حنیفة رحمه الله تعالیٰ (موطا محمد)

الغرض! عید پڑھنے کے بعد جمعہ کی چھٹی ہو جاتی ہے خاص کر دیہات والوں کو۔ ہاں پڑھ لیں تو بہتر ہے۔ (ابن ماجه)

۳۔ مسجد کے لیے کنواں اور مال زکوٰۃ

مسجد کے کنوئیں کی صفائی کرائی گئی ہے۔ کیا مال زکوٰۃ سے اس کی اجرت ادا کی جا سکتی ہے؟ (فقیر اللہ۔ دار برٹن)

الجواب

اکثر علماء کے نزدیک اس قسم کی چیزیں قرآن حکیم کے بیان کردہ مصارف زکوٰۃ میں داخل نہیں ہیں۔ فی سبیل اللہ سے وہ صرف "جہاد" مراد لیتے ہیں۔ شیخ الکل حضرت مولانا سید نذیر حسین محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا عبدالرحمان مبارک پوری رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی مسلک ہے۔ امام مالک اور امام ابوحنیفہ رحمہما اللہ تعالیٰ کا بھی یہی نظریہ ہے۔